سائنس اور اسلام

موبائل فون اور انٹرنیٹ سے متعلقہ جدید مسائل واحکامات

مولانا حذیفہ غلام محمد وستانوی

موبائل پر ہیلو(Hello) سے گفتگو کا آغاز:

لفظ ہیلو(Hello) کے معنیٰ کسی کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانا ہے، عام فہم زبان میں اس کے معنیٰ ''سنو'' ہوتے ہیں اور یہ کلام میں داخل ہے، اس لئے ٹیلیفون پر السلام علیکم کے بجائے ہیلو سے کلام کا آغاز کرنا خلاف سنت ہے، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام سے پہلے سلام کی تعلیم فرمائی۔ عن جابر بن عبداللہؓ قال قال رسو ل الله صلی الله علیه وسلم السلام قبل الکلام . (ترمذی شریف : ج ۲/ص ۹۹)

مسجد میں موبائل کھلا رکھ کر آنا: مسجد میں موبائل کھلا رکھ کر آنا یہ احترام مسجد کے خلاف ہے کیونکہ اگر گھنٹی بجی تو شوروغل ہوگا جو کہ ممنوع ومکروہ ہے، ابوداؤد کے حاشیہ میں ''باب کراھیة انشاد الضیالة'' کے تحت عبارت ہے '' ویلحق به مافی معناه من البیع والشراء والا جارة ونحوها من العقود و کراھیة رفع الصوت فی المسجد'' کراھیة رفع الصوت فی المسجد کی صراحت سے موبائل کی گھنٹی کا شوروغل مکروہ وممنوع قرار پائے گا۔ (ابوداؤد شریف : ج۱/ص ۶۸) اور صاحب فتاویٰ ہندیہ فرماتے ہیں، ان لایرفع فیه الصوت من غیر ذکر الله. (الفتاویٰ الھندیه: ج ۵ /ص ۳۲۱)

موبائل پر میوزک یا گانے کا سننا نیز گانے وغیرہ لوڈ کرنا:

موبائل پر میوزک یا گانے سننا اسی طرح موبائل میں ان چیزوں کو لوڈ کرنا، اور رنگ ٹونز میں گانے کی میوزک یا گانے سیٹ کرنا شرعاً ممنوع حرام ہے۔ لقوله تعالیٰ : ''ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل الله بغیر علم'' . (سورة لقمان :الآیة، ۶)

جاء فی التفسیر ان المراد به الغناء .... سماع غناء فھو حرام باجماع العلماء . واستماع ضرب الدف والمزما روغیر ذلک حرام. (ردالمحتار : ج ۹/ص ۵۶۶)

موبائل میں رنگ ٹون کی جگہ قرآنی آیات وکلماتِ اذان کے فیڈ کرنے کا حکم شرعی:

اس سلسلہ میں اس سے قبل دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی سے ایک تفصیل فتویٰ شائع ہوا تھا جو کہ اکابر علماء نے بھی اس پر دستخط کئے تھے ذوق رکھنے والے جلد۴ شمارہ نمبر۱ پر ملاحظ فرمادیں۔

موبائل میں رنگ ٹون کی جگہ آیات قرآنیہ یا کلمات اذان وغیرہ کے فیڈ (Feed) کرنے میں ابتذال وامتہان، یعنی تحقیر وتذلیل لازم آتی ہے، اس لئے یہ ناجائز ہے۔ اور فقہ کا قاعدہ مسلمہ ہے ''الامور بمقا صدھا''. شباہ والنظائر : ج ا /ص ۱۱۳).

وکذا الحارس اذاقال فی الحرا سة لا الٰه الا الله یعنی لأجل الا علام بانه مستیقظ. (الاشباہ والنظائر : ج ا /ص ۱۱۶)

موبائل پر بذریعۂ میسیج کسی اجنبیہ سے گفتگو کرنا:

موبائل پر کسی اجنبیہ سے میسیج کے ذریعہ گفتگو کرنا ایسا ہی ہے جیسے آمنے سامنے گفتگو کرنا، اس لئے یا ناجائز ہے۔ ولا یکلم الأجنبية الا عجوز أ، ویجوز الکلام المباح مع امرأة اجنبية . (ردالمحتار : ج ۹/ ۵۳۰)

وفی الحدیث دلیل انه لا بأس بأن یتکلم مع النساء بمالا یحتقاج الیه ولیس هذا من الخوض فیما لا یعنیه ،انما ذلک فی کلام فیه اثم . (ردالمحتار : ج ۹/ ۵۳۰).

دورانِ نماز موبائل بند کرنا:

ایسا کام جس کے کرنے والے کو دیکھ کر یہ یقین ہو کہ وہ نماز میں نہیں ہے تو وہ عمل کثیر ہے، اور جس کام کے کرنے والے کو دیکھ کر یہ شک ہو کہ وہ نماز میں نہیں ہے تو یہ عمل قلیل ہے (درمختار)۔ اگر دوران نماز موبائل بجنا شروع ہو اور اسے عمل قلیل یعنی جیب کے اوپر ہی سے محض بٹن دبا کر بند کرنا ممکن ہو تو بند کردے نماز کراہیت کے ساتھ صحیح ہوگی، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو نماز توڑ کر بند کرنا مباح ہونا چاہئے اس لئے کہ جب جسمانی تکلیف کے اندیشہ سے نماز توڑنا مباح ہے تو دینی ضرر یعنی اپنے اور دیگر مصلیوں کے خشوع وخضوع میں خلل اور مسجد کی بے ادبی و بے حرمتی میں بدرجۂ اولیٰ رخصت حاصل ہوگی، کیوں کہ دینی دفع ضرر جسمانی دفعِ ضرر پر مقدم ہے، تاکہ دیگر مصلیوں کے خشوع وخضوع میں خلل واقع نہ ہو اور مسجد کا ادب بھی ملحوظ رہے، اب نئی تحریمہ سے امام کی اقتداء کرے جتنی نماز مل جائے اسے پڑھ لے اور جو چھوٹ جائے اس کو پورا کرلے۔

عن ابی ہریرةؓ قال: أمر رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتل الا سود ین فی الصلوٰة الحیة والعقرت. (ترمذی شریف : ج ا /۸۹)

''ویباح قطعها لنحو قتل حیة وند دابة وفور قدر'' در مختار . (ردالمحتار : ج ۲ /ص ۴۲۵).

موبائل میں گیم ڈاؤن لوڈ کرنا:

موبائل میں جاندار یا غیر جاندار کی تصویر والے گیم ڈاؤن لوڈ کرکے کھیلنا جیسے کرکٹ، فٹبال، کیرم بورڈ وغیرہ اس میں ضیاع وقت لازم آتا ہے۔

بالخصوص جب کہ اس میں تصاویر بھی موجود ہوں تو اس کی برائی اور بڑھ جاتی ہے، لہٰذا اس سے اجتناب لازم ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے،" من حُسن اسلام المرء ترک مالا یعنیه . (جمع الجوامع: ج ٦ /ص ٣٩٣).

قال الشامی : "کل لعبِ وعبثِ .... حرام . (ردالمختار : ج ٩ /ص ٥٦٦)

ایک موبائل سے دوسرے موبائل پر تصویری میسج یا فلم یا گانے بھیجنا:

کسی شخص کے کہنے پر یا ازخود کسی دوسرے موبائل پر جانداروں کی تصویر والے میسج بھیجنا، اسی طرح ایک موبائل سے دوسرے موبائل میں فلم یا گانا بھیجنا شرعاً ناجائز اور سخت گناہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "ان اشد الناس عذابا عند الله المصور ون " (بخاری شریف : ج ٢ /ص ٨٨٠)

وعن ابن عباس : قال سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول : لا تدخل الملا ئكة بيتا فيه صورة تمثال ، والمصورون يعذبون يوم القيامة فی النار يقول لهم الرحمن قوموا الی ما صورتم ، فلا يزالون يعذبون حتیٰ تنطق الصورو لا تنطق. (مجمع الزوائد: ج ٥/ص ٢٢٦)

وقال تعالیٰ: ومن الناس من يشتری لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم .(سورة لقمان ، الآية : ٦)

وجاء فی التفسير أن المراد الغناء . (ردالمحتار : ج ٩/ص ٥٠٢) .

قال الحصكفی :وفی المعراج مودلت المسئلة أن الملا هی كلها حرام . قال ابن مسعود صوت اللهو والغناء ينبت النفاق فی القلب كما ينبت الماء النبات . "درمختار" (ردالمحتار : ج٩/ص ٥٠٢)

قال الشامی . الحاصل أنه لا رخصة فی السماع فی زما ننا. (ردالمحتار : ج٩/ ص ٥٠٣)

غلط ریچارج پر حق مطالبہ کا حاصل ہونا:

اگر کوئی شخص اپنے موبائل میں ریچارج کر رہا تھا، لیکن غلط نمبر ڈائل کرنے کی وجہ سے، کسی اور کے موبائل میں ریچارج ہوگیا تو اسے اس شخص سے جس شخص کے موبائل میں ریچارج ہوگیا، اپنی ریچارج کردہ رقم کے مطالبہ کا حق حاصل ہوگا، اور شخصِ آخر کے لئے اس ریچارج کا استعمال حلال نہیں ہوگا۔

لقوله تعالیٰ. يا يها الذين امنوا لا تا كلوا اموالكم بينكم بالباطل الا ان تكون تجارةً عن اتراضِ منكم. قال النبی صلی الله علی وسلم. لا يحل لا مری ءِ من مال اخية بشئ الا بطيب نفس منه. (جمع الجوامع: ج٩/ص٧).

موبائل میں کسی کی تصویر فیڈ کرنا:

موبائل میں کسی کی تصویر فیڈ (Feed) کرنا کہ جب بھی فون کیا جائے تو بجائے نمبر کے اس شخص کی تصویر آئے درست نہیں ہے۔

حضورﷺ کا ارشاد ہے۔"ان اشد الناس عذابا عندا لله المصورون ، (بخاری شریف : ج ۲/ص ۸۸۰). لا تمثال انسان أو طیر "در مختار " لحرمة تصویر ذی الروح . (ردالمحتار : ج ۹/ص ۵۱۹) .

خراب موبائل عیب بتائے بغیر فروخت کرنا:

بہت سے لوگ موبائل خراب ہونے پر اسے کم قیمت میں فروخت کر دیتے ہیں، اور خریدار کو موبائل میں موجودہ عیوب اور خرابیوں پر آگاہ نہیں کرتے ،اس طرح کی بیع دھوکہ دہی ہے جس سے آپﷺ نے ہمیں منع فرمایا۔

عن ابن عباسؓ قال: قال النبیﷺ ' من غشنا فلیس منا ومن رمانا بالنبل فلیس منا" .(جمع الجوامع : ج ۲۱۳/۷)

اس بیع کے بعد خریدار کو اختیار ہوگا کہ چاہے پوری قیمتِ خرید رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے،لیکن یہ اختیار نہیں ہے کہ موبائل رکھ لے اور عیب کی وجہ سے قیمت واپس لے لے۔

عن أبی هریرةؓ ان رسول اللهﷺ مر علی صبرة من طعام فأدخل ید ہ فیها فنا لت اصا بعه بللا. فقال: یاصاحب الطعام ما هذا؟ قال: اصا بته السما ء یا رسول اللهﷺ قال : أفلا جعلته فوق الطعام حتی یراه الناس ثم قال من غش فلیس منا. حدیث حسن صحیح ، (جامع الترمذی : ج ا/ص ۲۴۵)

ذکر فی الفتح أن البیع ذا غرر قولی یجب فسخه قضاءً، وذا غرر فعلی یجب فسخه دیا نة. وکل بیع مکروه حیریما یجب فسخه دیا نة . (العرف الشذی علی هامش الترمذی : ج ا / ۲۴۷)

عن ابی هریرةؓ قال: نهیٰ رسول اللهﷺ عن بیع الغرر . (ترمذی شریف : ج ا /ص ۲۳۲)

"من وجد بمشریه ما ینقص الثمن عند التجار أخذه بکل الثمن أورده (ردالمحتار: ج ۷/ ص ۱۶۹ ،۱۷۰)

کیمرے والے موبائل کا استعمال کیسا ہے:

کیمرے والے موبائل سے گفتگو کرنا ناجائز نہیں ہے۔ بلکہ اس کا غلط استعمال ناجائز ہے،علمائے کرام ومفتیان عظام کے لئے تہمت سے بچنے کے لئے احتیاط اسی میں ہے کہ وہ کیمرے والے موبائل کے بجائے ،سادہ موبائل استعمال کریں۔ کیوں کہ سرکار کا فرمان ہے۔ "اتقوا مواضع التهم "اورصاحب الأشباه والنظائر فرماتے ہیں۔"الأمور بمقا صدها " .(لأشباء والنظائر : ج ا /ص ۱۱۳) .

طلباءمدارس کے لئے موبائل کا استعمال اوراس کا حکم:

فرائض خمسہ: کلمہ، نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور علم اخلاص کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے، کیوں کہ صحت عمل اسی پر موقوف

ہے،اسی طرح علم حلال وحرام،اورعلم ریا کا حاصل کرنا بھی فرض ہے،کیوں کہ عابد ریاء کے سبب اپنے عمل کے ثواب سے محروم ہوتا ہے، علم حسد وعجب،کا بھی حاصل کرنا بھی فرض ہے،کیوں کہ یہ دونوں چیزیں نیک عمل کوایسے ہی کھاجاتی ہیں جیسے آگ لکڑی کو،خرید وفروخت ،نکاح وطلاق کاعلم اس شخص پر حاصل کرنا فرض ہے جوان امور میں داخل ہونا چاہتا ہے،ان الفاظ وکلمات کاعلم حاصل کرنا فرض ہے جس سے انسان اسلام سے خارج ہوجاتا ہے،ہم طلباء مدارس دینیہ اسی فرض علم کوتحصیل میں مشغول ہیں۔اس لئے ہرایسا کام جواگر چہ مباح ہومگر ہمارے اس مقصد عظیم میں مخل ہو ہمارے لئے اس کا کرنا مکروہ تنزیہی ہوگا مثلاً: بلاضرورت موبائل کا استعمال، بازاروں میں فضول گھومنا پھرنا،اوررات دیرگئی تک گپ شپ بازی کرنا وغیرہ کیوں کہ شریعت اسلامیہ ایسے مباح کام سے بھی منع کرتی ہے جوفرائض وواجبات کی ادائیگی میں مخل ہویادین میں کسی خرابی کاذریعہ بنے،فقہ اسلامی میں اس کی بے شمار نظیریں موجود ہیں،مثلاً

(۱)عام حالات میں خرید وفروخت مباح ہے مگراذان جمعہ کے بعد مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے کیوں کہ یہ ایک واجب شرعی یعنی اداء جمعہ میں مخل ہے۔

(۲) کسی بھی وقت نفل نماز پڑھنا مباح ہے مگر تین اوقات میں مکروہ تحریمی ہے کیوں کہ اس سے کافروں کے ساتھ مشابہت ظاہرہ لازم آتی ہے۔

(۳) خالق کی خلقت وصنعت کودیکھنا اوراس میں غور وفکر کرنا اگر چہ مباح ہے مگر جب غیرمحرم سامنے ہوتو نظرکو نیچے کرنا واجب ہے کیوں کہ یہ امرممنوع کے ارتکاب کاذریعہ ہے۔

لقوله تعالیٰ:فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین .الخ (سورة التوبة :الأیة : ۱۲۲)

ولقوله علیه السلام :طلب العلم فریضة علی کل مسلم . (سنن الکبریٰ للبیهقی: ۲/۲۵۶ ، مکتبه دارالکتب العلمیه بیروت ، مشکوٰة المصابیح :ص ۳۴)

وفی تبیین المحارم :لاشک فی فرضیة علم الفرائض الخمس ، وعلم الا خلاص ، لأن صحة العمل موقوفة علیه، وعلم الحلال والحرام ، وعلم الریاء، لأن العابد محروم من ثواب عمله بالریاء، وعلم الحسد والعجب ، اذ هما یا کلان العمل کما تاکل النار الحطب ،وعلم المبیع والشراء والنکاح والطلاق لمن أرادالدخول فی هذه الأشیاء. (ردالمحتار : ۱/۱۲۶ ، مقدمه ، مطلب فی فرض الکفایة وفرض العین، دارالکتب العلمیه بیروت)

وبقاعدة فقهیة:ان الوسیلة أو الذریعة تکون محرمة اذا کان المقصد محرم وتکون واجبة اذا کان المقصد واجبا . (المقاصد الشرعیه للخادمی :ص ۴۶)وأیضا: بقاعدة فقهیة:وسیلة المقصود تابعة للمقصود تابعة للمقصود وکلا هما مقصود . (اعلام المؤقعین :۳/۱۷۵)

انٹرنیٹ کا استعمال:

انٹرنیٹ ایک ایسا جدید مواصلاتی نظام ہے جس کے ذریعے دنیا ایک چھوٹی سی آبادی کی شکل میں تبدیل ہوگئی ہے، انسان گھر بیٹھے دنیا کے چپے چپے اور مختلف الاجناس افراد کی سیر کرتا ہے، انٹرنیٹ کے ذریعے انسان دین واسلام کو گھر بیٹھے دنیا کے ہر طبقے میں متعارف کرسکتا ہے، اور پورے عالم کو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں غور کرنے، توحید ورسالت اور آخرت کی دعوت دینے میں استعمال کرسکتا ہے، اسی طرح تعصب وعناد، اختلاف وانتشار اور بداخلاقی وغیرہ بھی انٹرنیٹ کے ذریعہ دعوت دی جاسکتی ہے، جس سے افراد انسانی میں اختلاف وانتشار کی فضاء آخری حد تک عام کی جاسکتی ہے۔ اگر انٹرنیٹ کا استعمال پہلے مقصد کے لئے ہے تو اس کا استعمال جائز ہے اور اگر دوسرے مقصد کے لئے ہے تو اس کا استعمال ناجائز اور حرام ہے۔ اس لئے کہ فقہ کا قاعدۂ مسلمہ ہے۔ "الأمور بمقاصدها" (الا شباه والنظائر: ج ۱ / ۱۱۳)

انٹرنیٹ پروگرامز کا شرعی حکم:

انٹرنیٹ میں کچھ پروگرامز ہوتے ہیں جیسے، "Yahoo Messenger, Msn Messenger, Ridiffbol" وغیرہ، یہ پروگرامز، ای میل (Email) اور چیٹنگ (Chating) کے لئے مخصوص ہوتے ہیں، جن کے ذریعے دنیا میں کسی بھی فرد سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے، بہت سے نوجوان، انٹرنیٹ چیٹنگ۔ (Internet Cheating) کے ذریعے اجنبی لڑکیوں سے فرینڈ شپ "Friend Ship" اور عشق محبت کی باتیں کرتے ہیں، اور آپس میں ایک دوسرے کو فحش اور عریاں تصاویر "Email" کرتے ہیں جو شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔

ان رسول الله ﷺ قال: لعن الله الناظر والمنظور اليه . (مشکوٰة شريف :ص ۲۷۰) .

ولا يكلم الأجنبية اِلا عجوزاً، (ردالمحتار :ج ۹/ ص ۵۳۰)

انٹرنیٹ پر گیم کھیلنے کا حکم شرعی:

انٹرنیٹ موبائل اور کمپیوٹر گیم کھیلنے سے اگر فرائض کا ترک لازم آتا ہے تو یہ کھیل ناجائز اور حرام ہوگا، اور اگر ترک واجب لازم آتا ہو تو مکروہ تحریمی ہوگا، اور اگر ترک سنن ومستحبات لازم آتا ہو تو مکروہ تنزیہی ہوگا، کیوں کہ ہر وہ کام جو ترک فرض کا ذریعہ بنے وہ حرام، اور جو ترکِ واجب کا ذریعہ بنے ہو مکروہ تحریمی، اور جو ترکِ سنن ومستحبات کا ذریعہ بنے وہ مکروہ تنزیہی ہوگا۔

لقوله تعالیٰ: ولا تسبوا الذين يدعون من دو ن الله فيسبو الله عدو ابغير علم . (سورة الانعام :الآية ۱۰۹)

ولقد علمتم الذين اعتدو امنكم فى السبت . (سورة البقرة: آيت ۶۵)

ولقوله عليه السلام :قاتل الله اليهود حرمت عليهم الشحوم فباعوها واكلو اثمانها. (بخاری شريف :ج ۱ /ص ۳۸۴)

فذ مهم لكونهم تذرعوا للصيد يوم السبت المحرم عليهم بحبس الصيد يوم الجمعة وبا جماع الامة على جواز البيع والسلف مفترقين، وتحريمهما مجتمعين لذريعة الربا، فانها تدل على اعتبار الشرع سد الذرائع فی الجملة وهذا امجتمع عليه. (الفروق للامام القرا فی : ج۳/ص ۴۰۶)

انٹرنیٹ کے ذریعہ راز دارانہ معاملات کی جاسوسی کا حکم شرعی:

اگر کوئی شخص یا ادارہ، یا کمیٹی، یا حکومت، اپنے راز دارانہ معاملات کو، کوڈ ورڈ ("Codeword"/"Password") کے ذریعہ، انٹرنیٹ یا کمپیوٹر پر فائلوں میں محفوظ کرلے، تو کسی دوسرے شخص کا جاسوسی کر کے، کوڈ ورڈ کو حاصل کرنا اور فائلوں میں محفوظ راز دارانہ معلومات سے فائدہ اٹھانا شرعاً ناجائز ہے اوراس سے بچنا واجب ہے۔ ارشاد خداوندی ہے، ولا تجسسوا، اور تم جاسوسی نہ کرو، (سورة الحجرات :الآیة ۱۲)

فرمان نبویؐ ہے، ولا تجسسو اولا تجسسوا، (کہ تم دوسروں کے ٹوہ میں اور جاسوسی میں نہ رہو)(مسلم شریف : ج ۲/ص ۳۱۶)

اور فقہ کا قاعدۂ مسلمہ ہے، ان مالا يتم الواجب الابه فهو واجب. (فقه النوازل : ج ۳/ ص ۲۲۵)

ٹیپ ریکارڈ، ویڈیو کیسٹ، سی ڈی وغیرہ کے استعمال کا حکم شرعی:

ٹیپ ریکارڈ، ویڈیو کیسٹ، سی ڈی، اور سافٹ ویئر وغیرہ کا استعمال عام ہو چکا ہے، اس لئے تبلیغ دین اور اشاعتِ حق کے خاطر ایسی کیسٹیں، سیڈیاں اور سافٹ ویئر بنانا جس میں اخلاقی وتربیتی تعلیمات کو ریکارڈ کیا گیا ہو (خواہ صرف آواز یا آواز کے ساتھ حروف ہوں) جائز ہے، بشرطیکہ اس میں ذی روح کی تصاویر نہ ہوں۔

لقوله تعالیٰ: " خلق لكم ما فی الأرض جميعاً" .(سورة القرة: الآية ۲۹)

وبقاعدة الفقهية : "ان الأصل فی الأشياء الا باحة حتى يدل الدليل على عبدم اباحته " (الأشباه والنظائر : ج ۱/ص ۲۵۲)

انٹرنیٹ کے ذریعہ تبلیغ واشاعت:

انٹرنیٹ کے ذریعہ قرآن کریم، حدیث نبویؐ، عقائد اسلام، احکام اسلام، ونظریات شرع پر غیروں کی طرف سے جو یلغار کی جارہی ہے اور اسلام واہل اسلام کی جو غلط شبیہ پیش کی جارہی ہے، اس کا جواب انٹرنیٹ کے ذریعہ ہی دینا ممکن ہے اس لئے اس مقصد کے خاطر انٹرنیٹ کا استعمال جائز ہی نہیں بلکہ بعض اوقات لازم ہے۔ اور حکم خداوندی ہے: " واعدوا لهم ما استطعتم من قوة"(سورة الأنفال :الآية ۶۰) اور فرمان رسول ﷺ ہے:" جاهدوا المشركين باموالكم وانفسكم وألسنتكم ". (سنن أبی داؤد :ص ۳۳۹)

اورخالد بن ولید کے لئے حضرت ابوبکرؓ کا یہ قول:

" حار بهم بمثل ما يحار بونک السيف بالسيف والرمح بالرمح" اور قاعدۂ شرعیہ ہے، " ان مالا يتم الواجب الا به فهو واجب " کے عموم میں داخل ہے۔(فقه النوازل : ج ۳/ص ۲۲۵)

انٹرنیٹ کے ذریعہ کسی دوسرے کریڈٹ کارڈ نمبر اور اس کا پاس ورڈ حاصل کر کے خفیہ طور پر بیع وشراء کرنا:

انٹرنیٹ کے ذریعہ کسی دوسرے کا کریڈٹ کارڈ (Credit.Card) نمبر اور اس کا پاس ورڈ (Password) حاصل کر کے اس کے خاطے سے خفیہ طور پر خرید وفروخت کرنا جس کا بل کریڈٹ کارڈ والے کو آتا ہو شرعاً ناجائز وحرام ہے۔ اور اس طرح کے مال کے استعمال پر سخت وعید وارد ہوئی ہے۔ لقوله تعالیٰ: لاتاكلوا اموالكم بينكم بالباطل الا ان تكون تجارةً عن تراضٍ منكم . (سورة النساء :الآية ۲۹) ولقوله عليه السلام :كل المسلم على المسلم حرام عرضه، وماله ، ودمه.(مسلم شريف : ج ۲/ص ۳۱۷ ، كتاب البر والصلة والأدب ، باب تحريم ظلم المسلم وخذ له واحتقار ه الخ " (ترمذى شريف : ج ۲/ص ۱۴ ، كتاب البر والصلة ، باب ماجاء فى شفقة المسلم على المسلم ")

وبقاعدةالفقهية : سد االذرائع وسيلة المقصود تابعة للمقصود و كلامها مقصود . (اعلام المؤقعين : ج ۳/ ص ۱۷۵)

انٹرنیٹ پر خرید وفروخت:

اگر انٹرنیٹ پر بائع اور مشتری دونوں موجود ہوں اور ایجاب کے فوراً بعد دوسرے کی طرف سے قبول ظاہر ہو جائے تو بیع منعقد ہو جائے گی اور اس صورت میں عاقدین کو متحد المجلس تصور کیا جائے گا، کیونکہ اتحاد مجلس کا مقصد ایک ہی وقت میں ایجاب کا قبول سے مربوط ہونا ہے۔

لقوله تعالیٰ : احل الله البيع وحرم الربوا ". (سورة البقرة :الآية ۲۷۵)

ولقوله عليه السلام : المتبا يعان بالخيارمالم يفترقا . (سنن ابى داؤد : ج ۲/ ص ۴۸۹)

وبقاعدة الفقهية : الأمور بمقاصدها. (الأشباه والنظائر : ج ۱/ص ۱۱۳)

ای میل کے ذریعہ بیع وشراء کرنا:

اگر کسی شخص نے کسی شخص کو، ای میل (E-mail) کے ذریعہ بیع کی پیشکش کی تو جب وہ شخص جسے یہ پیش کش کی گئی، اس ای میل (E-mail) کو پڑھے، اسی وقت اس کی جانب سے قبولیت کا اظہار صحتِ بیع کے لئے ضروری ہوگا، اور یہ صورت تحریر وکتابت کے ذریعہ بیع کی ہوگی، اور بیع بصورت تحریر وکتابت درست وجائز ہے۔

الأن القاعدة الفقهية : الكتاب كالخطاب . (قواعد الفقه : ص ۹۹) فلمابلغه الكتاب وفهم ما فيه قال قبلت فى المجلس انعقد . (فتح القدير : ج ۶/ ص ۲۳۶ ، الفتاوىٰ الهنديه : ج ۳/ص ۹)

انٹرنیٹ کے ذریعہ عقدِ نکاح کا حکم شرعی:

عقد نکاح بمقابلہ عقد بیع نازک ہے اور اس میں عبادت کا پہلو ہے، دو گواہ بھی شرط ہے، اس لئے براہ راست انٹرنیٹ، ویڈیو کانفرنسنگ اور فون پر نکاح کا ایجاب وقبول شرعاً معتبر نہیں ہوگا، ہاں اگر ان ذرائع ابلاغ پر کسی کو نکاح کا وکیل بنایا جائے اور وہ گواہوں کے سامنے اپنے مؤکل کی طرف سے ایجاب وقبول کرلے تو نکاح درست ہوگا، بشرطیکہ گواہ مؤکل غائب کو جانتے ہوں یا بوقت ایجاب وقبول اس کا نام مع ولدیت لیا گیا ہو۔ امرأة وکلت رجلا بأن یزوجها من نفسه فقال الوکیل اشهدو انی قد تزوجت فلا نةمن نفسی ان لم یعرف الشهود فلا نة لایجوز النکاح مالم یذکر اسمها واسم ابیها وجد ها. (خلاصة الفتاویٰ: ج۲/ ۱۵)

روی انه علیه السلام : وکل بالتزوج عمر ابن ابی سلمةؓ . (نصب الرایه : ج۴/ص ۱۹۲) (بشکریہ ماہنامہ الحق)

......☆☆☆☆☆......

خوشخبری برائے متخصصین

حسب معمول امسال تخصص فی الفقہ الاسلامی میں داخلے جاری ہے۔ شرکاء کے لئے وظیفہ قیام وطعام کا زبردست انتظام کیا گیا ہے۔

نگران اعلیٰ: مولانا مفتی محمد انور شاہ صاحب۔

سابق ناظم اعلیٰ: وفاق المدارس العربیہ پاکستان۔

داخلے 11 اکتوبر سے 22 اکتوبر 2008ء تک جاری رہینگے۔

داخلہ لینے والے اپنی تمام تر کوائف اور اسناد ہمراہ لائے۔

داخلہ محدود اور ٹیسٹ میں کامیابی کے بنیاد پر ہوگا۔

برائے رابطہ:۔ جامعہ المرکز الاسلامی ڈیرہ روڈ بنوں

فون: 0928-331353,0928-501217

☆......☆......☆......☆......☆